سوال

(257)مرحوم کے ورثاء سے اپنا حصہ طلب کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وزیر آباد سے محمد علی دریافت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ اس نے اپنی زندگی میں دو لڑکوں اور بیوی کو اپنی جائیداد کا وارث ٹھرادیا اور باقی ورثاء کو محروم رکھا اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا اس شخص کے مرنے کے بعد مرحوم ورثاء اپنا حصہ طلب کرسکتے ہیں یا اس کے محروم کرنے وہ محروم ہی رہیں گے۔ نیز مندرجہ بالا ورثاء کے درمیان جائیداد کی شرعی تقسیم کیا ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ورثاء میں جائیداد تقسیم کرنے کے متعلق ایک تفصیلی ضابطہ بیان فرمایا ہے۔جس میں کسی کو ترمیم واضافہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے جسے چاہے وارث بنادے۔ اور جسے چاہے محروم ٹھرادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا ہے۔ ''جو شخص اپنے وارث کو وراثت سے محروم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کی وراثت سے محروم کردیں گے۔''(ابن ماجہ کتاب الوصایا)

مذکورہ شخص نے اپنی زندگی میں تقسیم جائیداد کا جو طریق کار اپنایا ہے۔ وہ بالکل غلط اور خلاف شرع ہے۔ اس کے محروم کردینے سے کوئی شرعی وارث محروم نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ مذکورہ بالا وعید کا سزاوار ہوگا۔ اس بنا پر جن ورثاء کو محروم ٹھرایا گیا ہے۔ وہ باقاعدہ اس کی جائیداد کے حق دار ہیں بشرط یہ کہ اس کی موت کے وقت وہ زندہ موجود ہوں۔ اور انھیں اپنی وراثت کے مطالبے کا پورا پورا حق ہے۔ ورثاء کے حصص بایں طور ہوں گے۔ کہ بیوی کو کل جائیداد کا 8/1دینے کے بعد باقی جائیداد کے حق دار اس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ وہ آپس میں باقی 8/7 جایئداد اس طرح تقسیم کریں کہ ایک لڑکے کو لڑکی کے مقابلے میں دو گنا حصہ ملے سہولت کے پیش نظر اس کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے 88 حصے کرلیے جائیں۔ جن میں 8/1 یعنی گیارہ حصے بیوی کو دے دیئے جائیں اور باقی 77 حصے اولاد میں 2 :1 کی نسبت سے تقسیم کردیئے جایئں ایک لڑکے کو14 حصے اور لڑکی کو7 حصے دیے جایئں اس طرح لڑکوں کے کل حصص 42 اور لڑکیوں کے 35 حصے ہوں گے۔(واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:288